کیا اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے جیسا ایک اور خدا بنا سکتا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ قادرِ مطلق ہے، تو کیا اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے جیسا ایک اور خدا بنا سکتا ہے؟

جواب

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَهَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ قادرِ مطلق ہے یعنی جو چاہے کرے، جو نہ چاہے نہ کرے، اس سے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ چنانچہ قرآنِ مجید میں ہے (لَا یُسۡـَٔلُ عَمَّا یَفۡعَلُ وَ ھُمۡ یُسۡـَٔلُوۡنَ) ترجمۂ کنزالایمان: اُس سے نہیں پوچھا جاتا جو وہ کرے اور اُن سب (مخلوق) سے سوال ہوگا۔ (سورۃ الانبیاء، آیت: 23)

اسی طرح ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا: (اِنَّمَاۤ اَمۡرُہٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَیۡـًٔا اَنۡ یَّقُوۡلَ لَہٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ) ترجمۂ کنزالایمان: اس کا کام تو یہی ہے کہ جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرمائے "ہوجا" وہ فوراً ہوجاتی ہے۔ (سورۂ یس، آیت: 82)

لیکن یہ خیال رہے کہ! خدا کا معنیٰ ہی یہ ہے کہ: "جو خود ہو، کسی کے بنائے سے نہ ہو۔" تو جسے بنایا جائے گا، وہ خدا نہیں ہوگا، اس لیے خدا کو بنایا نہیں جاسکتا۔

نیز خدا وہ ہوتا ہے کہ: "جو ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے۔" اور جسے بنایا جائے گا، وہ ہمیشہ سے نہیں ہوگا، اس لیے وہ خدا نہیں ہوسکتا۔

نیز دوسرے خدا کا ہونا، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے خلاف ہے، لہٰذا دوسرا خدا ہرگز نہیں ہوسکتا۔ قرآن مجید میں واضح طور پر فرمادیا گیا ہے: (قل ھو اللہ احد) ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ! وہ اللہ ہے، وہ ایک ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا نقص نہیں ہے بلکہ دوسرا خدا ہونا ہی ممکن نہیں ہے، اس لیے دوسرا خدا نہیں ہوسکتا۔

واجب و محالِ عقلی کا تعلق قدرت وارادت سے نہیں ہے، واجب اور محالِ عقلی کے تحتِ قدرت نہ ہونے کی وجہ کے متعلق المعتقد والمنتقد میں ہے" وفی الکنز: خرج الواجب والمستحیل فلا یتعلقان ای القدرۃ والارادۃ بھما لأنھما صفتان مؤثرانِ ومن لازم الأثر وجودہ بعد عدم فما لا یقبل العدم اصلاً کالواجب لا یکون اثراً لھما لئلا یلزم تحصیل الحاصل وما لا یقبل الوجود

کالمستحیل لا یمکن أن یتأثر بھما، اذ لو امکن لزم قلب الحقیقۃ لصیرورتہٖ جائزاً و کلا ھما محال" ترجمہ : اور کنز الفوائد میں ہے : واجب اور محال خارج ہو گئے، یعنی قدرت اور ارادت (واجب و محال) کے متعلق نہیں ہوتے، کیوں کہ قدرت وارادت دونوں صفاتِ مؤثرہ ہیں، اور اثر کے لوازمات میں سے ہے کہ عدم کے بعد وجود ہو جائے، تو جو اصلاً عدم کو قبول ہی نہیں کرتا جیسے واجب تو قدرت وارادہ کے لئے واجب پر کوئی اثر نہیں ہوگا، تاکہ تحصیلِ حاصل (حاصل چیز کو دوبارہ حاصل کرنا، یا وجودی چیز کو دوبارہ وجود میں لانا) لازم نہ آئے، اور جو وجود ہی قبول نہیں کرتا جیسے محال تو یہ ممکن ہی نہیں کہ محال قدرت وارادت کی وجہ سے کوئی اثر پائے، کیوں کہ اگر ممکن ہوا تو حقیقت کو بدلنا لازم آئے گا، محال کے جائز الوجود میں بدل جانے کی وجہ سے (جبکہ محال ہوتا ہی وہ ہے جس کا وجود جائز نہ ہو)، اور یہ دونوں محال ہیں۔ (المعتقد المنتقد، صفحہ 74، النوریہ الرضویہ، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے "جو چیز محال ہے اللہ عزوجل اس سے پاک ہے کہ اس کی قدرت اُسے شامل ہو کہ محال اُسے کہتے ہیں جو موجود نہ ہو سکے، اور جب مقدور ہو گا تو موجود ہو سکے گا، پھر محال نہ رہا، اسے یوں سمجھو کہ دوسرا خدا محال ہے یعنی نہیں ہو سکتا، تو یہ اگر زیرِ قدرت ہو تو موجود ہو سکے گا تو محال نہ رہا، اور اس کو محال نہ ماننا وحدانیت کا انکار ہے، یوہیں فنائے باری تعالیٰ محال ہے، اگر تحتِ قدرت ہو تو ممکن ہو گی، اور جس کی فنا ممکن ہو وہ خدا نہیں۔ تو ثابت ہوا کہ محال پر قدرت ماننا اللہ (عزوجل) کی الوہیت سے ہی انکار ہے۔ (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 6، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نیز یہ خیال رہے کہ !واجب و محالِ عقلی کے صفتِ قدرت وارادت کے ساتھ تعلق نہ ہونے سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت وارادت میں کسی قسم کا کوئی نقص لازم نہیں آئے گا، کیوں کہ واجب و محالِ عقلی میں یہ صلاحیت ہی نہیں کہ وہ قدرت وارادت کے متعلق ہو جائیں۔

چنانچہ المعتقد والمنتقد ہی میں ہے "لا قصور اصلاً فی عدمِ تعلقھما بھما بل القصور فی التعلق۔۔۔ العجز انما یکون لو کان القصور من جانب القدرۃ أما اذا کان لعدم صحۃ تعلقھا فلا یتوھم عاقل أن ذلک عجز" یعنی : واجب اور محال کے صفتِ قدرت وارادہ کے ساتھ تعلق نہ ہونے میں اصلاً کوئی قصور لازم نہیں آتا، بلکہ قصور تو تعلق میں ہے، (نیز) عجز اس صورت میں لازم آئے گا جب قصور قدرت کی جانب سے ہو، بہر حال جب قصور واجب و محال کے قدرت وارادہ کے ساتھ تعلق صحیح نہ ہونے میں ہو تو کوئی بھی عاقل یہ وہم بھی نہیں کرے گا کہ یہ عجز ہے۔ (المعتقد المنتقد، صفحہ 74، النوریہ الرضویہ، لاہور)

اعلیٰ حضرت امامِ اہل سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں : "محال کے معنیٰ ہی یہ ہیں کہ کسی طرح موجود نہ ہو سکے، اور مقدور وہ کہ قادر چاہے تو موجود ہو جائے، پھر دونوں کیونکر جمع ہو سکتے ہیں، اور اس کے سبب یہ سمجھنا کہ کوئی شے قدرت سے خارج رہ گئی محض جہالت۔ " (فتاویٰ رضویہ، جلد 15، صفحہ 322، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4408

تاریخ اجراء: 14جمادی الاولٰی1447ھ/06نومبر2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net